رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۳۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیف وطن از ملک سلیمان خوشتر — خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر پادشاہی می کرد — می گفت گدا بودن کنعاں خوشتر

پانزدہ روزہ

کاکوری اخبار

۲/	۱/
سالانہ چندہ	فی پرچہ

منتظم ... ایڈیٹر ... الدین

جلد ۴ | کاکوری جمعہ ۱۶ر جولائی ۱۹۳۷ء مطابق ۷ر جمادی الاول ۱۳۵۶ھ | نمبر ۶

مختصر کیفیت فاتحہ وارث الانبیا حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر کاکوروی قدس اللہ سرہٗ

بتاریخ ۱۸ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ

(از فکر چودھری صابر علی صاحب صابر سندیلوی۔ گولڈ میڈلسٹ)

روضے کی وہ خوشنما عمارت — آسودہ ہے جس سے ہو بصارت
جو در رہِ صنعت سے وہ فردوس ہے — سانچے میں ڈھلا ہی جو ستوں ہے
آئینہ سے مقبرہ وہ سارا — حیرت میں ہے دیدۂ نظارا
پُرتاب و نفیس و دلربا قرینہ — خاتم ہے جہاں تو وہ نگینہ
کیا حسن و جمال بھر دیا ہے — صانع نے کمال کر دیا ہے
وہ روضۂ نور بار ہے ماہ — اور مثل فلک حریم درگاہ
پھر اُس میں وہ روشنی کا ساماں — شمعیں وہ ہزارہا فروزاں
فانوس ہر ایک منبع نور — ہر جھاڑ پہ کیف جلوۂ طور
تعویذ مزار ماہِ انور — زر کار پڑی ہوئی وہ چادر
زر دوزی وہ چادر ضیا بار — صنعت کہ کھلا ہوا ہی گلزار
پھر لطف ہیں شہرۂ زمانہ — محفل وہ بزیر شامیانہ
ہر شہر کے نامور وہ قوال — ہر راگ میں باہنر وہ قوال

ہر شے میں نشاط دل کا ساماں
وہ صدر میں شاہ تقی حیدر[1]
اللہ کے عاشقان درویش
دریائے علوم و بحر عرفاں
محفل پہ نزول فضل باری
دل مائل اوج قدس پیہم
یہ سب تھا مگر بس اک کمی تھی
حسرت سے بھری ہوئی تھیں آنکھیں
بجھ جاتے تھے بار بار دل کو
ہر آنکھ لہو بہا رہی تھی
اے زینت انجمن کجائی
خجلت دہ ماہ روئے انور
از روضہ فرود آ و بنشیں
با پیش روئے وفا نمودی
مرہون کرم دل حزیں بود
در گلشن خلد تو خراماں

ہر تان پہ تحسین قرباں
پاس اُن کے شہ علی حیدر
سرمست قلندران حق کیش
گلہائے فیوض دل بداماں
ہر شخص پہ ایک کیف طاری
کہنے میں نہ آ سکے وہ عالم
ہمدوش سکون برہمی تھی
صورت کوئی ڈھونڈھتی تھیں آنکھیں
لیکن تھا کہاں قرار دل کو
ہر دل سے صدا یہ آ رہی تھی
مستور ز چشم ما چرائی
خواہم نہ نہاں بزیر چادر
بنگر دو برادران غمگیں
بر ما تو چرا جفا نمودی
از تو نہ امید ایں چنیں بود
مادر سفر فراق سوزاں

[1] مولوی معراج الدین صاحب مرحوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۴ | کاکوری اخبار | نمبر ۶

کاکوری کا عرس

۲۰ جون کے بعد بارش نہیں ہوئی اور خیال تھا کہ عرس کے تین ایام بخیریت گذر جائینگے۔ لیکن حبس دگری کیوجہ سے گمان بارش ہونے کا ہوتا تھا بیرونجات کے دوکاندار دو روایک روز قبل سے آگئے تھے۔ ۲۰ ربیع الثانی سے حسب دستور عرس کا آغاز ہوا۔ اول دن مجمع کچھ زیادہ نہ تھا پہلی محفل سماع میں بھی اہل ذوق کم تھے۔ شب کی محفل بھی پھیکی رہی۔ دوسرے دن یعنی ۲۱ ربیع الثانی کو اور دوکاندار کے آنے عام طور پر عرس میں شرکت کرنے و میلہ دیکھنے والوں میں اضافہ ہونیسے میلہ کی رونق بڑھی اور صبح کی محفل بھی اچھی رہی۔ اہل ذوق حضرات کو پورا لطف آیا اور قوالوں کو بھی کافی روپیہ ملا۔ بعد دوپہر پیلے قل سے کچھ دیر قبل فضا میں سیاہ بادل نظر آئے اور دفعتًا بارش کا سلسلہ شروع ہوا جو کم و بیش قریب مغرب تک رہا سماع خانہ کے شامیانے کا فرش بھی نہ اٹھایا جا سکا مجبورًا قل کی محفل خانقاہ کے بڑے دالان کے دونوں درجوں میں ہوئی مین وقت پر بارہ دری جس میں بکثرت زائرین مرد و عورتیں ٹھہرے ہوئے تھے اور بارش وغیرہ کی حالت میں جہاں محفل ہوا کرتی تھی نہ خالی کرائی جا سکی۔ اس بے وقت اور بے موقع بارش نے افراتفری پیدا کر دی۔ رات کو بارش نہیں ہوئی اور ۲۲ تاریخ کو ۱۰ بجے تک آسمان کھلا رہا۔ مجمع بھی بڑھ چلا تھا کہ دفعتًا ۱۱ بجے کے بعد پھر بارش کا سلسلہ شروع ہو گیا جبکہ صبح کی محفل ہو رہی تھی اور لوگوں کو پورا لطف آ رہا تھا۔ بہ حد و شدید بارش کے شامیانے کے اندر و دانچہ پانی بھر گیا تھا۔ لیکن افضل قوال کے گانے میں لوگوں کو وہ لطف آ رہا تھا کہ ایک بیخودی طاری تھی کہ کسیکو بارش کی پرواہ بھی نہ ہوئی۔ خود قوال ایسے بیخود و مست ہو رہے تھے کہ بار بار فرش پر جو پانی تھا اس سے منہ دھوتے اور ڈھولکیں جو بھیگ کر خراب ہو جاتی تھیں تبدیل کرتے جاتے تھے **

نقوش

قصبہ کی صفائی:- نہایت خراب ہے جہاں تک سلی صفائی کا تعلق ہے۔ راستہ و سڑکیں صاف ہیں۔ لیکن عام طور سے جگہ جگہ جو کوڑہ جمع ہے اُسکے اٹھانے کا اب تک کوئی انتظام نہ ہو سکا جو ہمیشہ قبل برسات اٹھوا جاتا تھا اب کی نہ کوڑہ ہی اٹھا اور نہ بانس کے اڈے ہی صاف ہوئے ہیں۔ غلاظت و کثافت بہت ہے۔ وہ اڈے جو آبادی سے بالکل ملحق ہیں اسکے قرب و جوار کے لوگوں کو بدبو کی وجہ سے سخت اذیت ہے۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ٹاؤن ایریا کمیٹی نے بانس کے فروخت کی جو رپورٹ صدر بھیجی تھی اسکی منظوری اسقدر دیر میں صدر سے آئی کہ خریداروں کو قبل بارش اڈوں کو صاف کر دینے کا موقع نہ تھا لہذا اُن لوگوں نے ٹھیکہ لینے سے انکار کر دیا۔ سنا ہے کہ ٹاؤن ایریا کا مالی نقصان بھی ہوا اور اب برسات شروع ہو جانے سے آب و ہوا کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ ہم چیرمین صاحب ٹاؤن ایریا سے امر جلد از جلد توجہ کرنے اور پبلک کی شکایت رفع کرنے کی خواہش کرتے ہیں۔

پولیس کا انتظام:- خدا کا شکر ہے کہ کئی ماہ سے قصبہ میں کوئی واردات نہیں ہوئی ہے اور بفضلہ تعالےٰ ہر طرح پر لوگ امن و چین سے رہے۔ منشی ابرار الحق صاحب سب انسپکٹر انچارج تھانہ کاکوری قابل مبارکباد ہیں۔ اور جہاں تک دریافت ہوا ہے اہل قصبہ ان کے حسن انتظام سے مطمئن ہیں۔ اگر داروغہ صاحب تھوڑی توجہ اور فرمائیں کہ جوئے کے جو خفیہ اڈے قائم ہیں ان کا پتہ لگا کر ایسے لوگوں کا استیصال بھی کر دیا جائے تو لوگوں کو اور بھی اطمینان ہو۔

** اس محفل میں اہل ذوق حضرات کو وہ لطف آیا کہ کہا جاتا ہے عمومًا ۲۲ تاریخ کی پہلی محفل میں خاص کیفیت ہوتی ہے جو لسان الحق حضرت شاہ تراب علی قلندر کی خاص توجہ کا نتیجہ ہے۔ جیسا کہ مولوی امیر احمد صاحب علوی بی۔ اے نے عرس نمبر میں حضرت صاحب ممدوح الشان کے متعلق جو بسیط مضمون لکھا ہے۔ اس محفل کے متعلق یہ الفاظ تحریر فرمائے ہیں۔

بقیہ مضمون صفحہ پر ملاحظہ ہو **

خوش خلق

از منشی محمد شفیع علوی صاحب قمر کاکوروی

قصبہ کاکوری کے موجودہ حالات پر نظر تعمق سے کام لیتے ہوے اور زمانہ سابقہ کے قصے یا افسانے جو اگلے زمانہ کے پس ماندہ بزرگوں سے سنے گئے اون سے اسکا صحیح پتہ ضرور چلتا ہے کہ اس قصبے کے لوگ ضرور بخوبی پڑھے لکھے تھے اور مذہبی تعلیم سے بہرہ ور تھے مذہبی قیود اور اسلام کے ارکان شرعیہ سے واقف و نیز پابند وضع بھی تھے اور یہی وجہ ہے شیرازہ بہت مدت تک مستحکم رہا اور آخر پت مدیم نے ہر ایک کڑی کو چاہے وہ زمانہ کے اثر و دور تسلسل نے اسے بعد المشرقین و المغربین بنا دیا تھا اگرچہ انہوں نے دبا تھا۔ اسلئے اخبار کاکوری میں اکثر مضامین ایسے نظر سے گذر رہے ہیں۔ جن سے اختلافات و عقائد مذاہب کو پس پشت چھوڑتے ہوئے ذاتی اختلافات رائے اور سنت و احکام نبوی کے متروکات کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے اور اس بحث کو وسعت کافی دیجاتی ہے اس میں شک نہیں ہے کہ اتباع سنت رسول جزو ایمان و شیوہ اسلام رہا اور ہے اور ہونا بھی چاہیے لیکن بوقت خامہ فرسائی بزرگان دین یا اپنے اسلاف پر معترض ہونا اور ان بزرگ ہستیوں کا ہر وقت ہر فعل نشانۂ ملامت دکھا کر پیش کرنا اور تائید خود کرنا اور دوسرے قصبوں یا اصحاب قصبے یا دیگر حضرات کو اپنا ہم خیال کر کے موقع اعتراض دینا بالکل بیجا ہے۔ قصبے میں موجودہ نکبت یا افلاس و باہمی شکر رنجی کے وجوہ اگر یہی بتائے جاتے ہیں کہ ترک اتباع سنت نبوی و عدم پابندی قانون خداوندی نمو سے ہے او بات ہے تو ایسے موقع پر راقم الحروف تمثیلاً اکثر ایسے مقامات اور ایسے قصبات و ایسے اشخاص کو پیش کر سکتا ہے کہ جہاں بالکل ہی پابندی اتباع سنت نبوی بظاہر ہے اور قانون خداوندی یعنی قرآن شریف کے احکام پر بھی اُمور عملدرآمد ہے مگر وہ بھی دائرہ مصیبت و حلقۂ آلام میں گرفتار ہیں اور نیز وہ خود اور اُن کے وابستگان گرداب آفت میں پھنسے ہیں اور اکثر پریشان خاطر و گویا نان شبینہ کے محتاج۔ اور جن قصبات میں اسوقت پابندی مذہب و اتباع سنت نبی کریم مطلق نہیں ہے اور فسق و فجور بھی ہے وہاں کے باشندے خوشحال اور گرد و پیش کے لوگ مطمئن ہیں فتنے و فساد بھی برپا ہوتے ہیں اور روزانہ تعیشے اور عیش و عشرت کی گرم بازاری بھی ہے۔ مجھ ناقص العقل کا ذہن اسطرف ہے کہ بد اخلاقی کا اثر زائد یہ ہے کیونکہ قصبے سے خوش اخلاقی کا نور ہو گیا ہے اور اسوقت کی موجودہ فضا اسکو بتا رہی ہے۔ اس جگہ پر ذاتیات کے تعلقات کو قطع نظر کرتے ہوئے ایسی بیحد نظیریں میرے پیش نظر ہیں کہ جو عرصۂ دراز کا نمونہ نہیں ہیں بلکہ زائد سے زائد چالیس یا پچاس سال گذرے ہوں گے اور ایسے بزرگ ہستیوں کے نیک و پاک کارنامہ قابل قدر نگاہوں سے لائق دید تھے اور مدت تک یاد رہیں گے۔ جو سراپا خوش خلق تھے اور ان کا ہر فعل نمونہ اخلاق و محبت۔

خوش خلاقی انسان میں ایک ایسی جوہر عطیہ خداوندی ہے جس کی فضیلت کی کوئی انتہا نہیں ہے جس طرح ہمارے سرکار دو عالم رسول صلعم کو اپنے مدارج و مراتب میں تمام پیغمبران سابقہ میں افضلیت تھی کہ حضرت کے تمام اوصاف و خصائل سب سے اعلےٰ رہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے خود اپنے کلام پاک میں اس کا ذکر فرمایا ہے منجملہ اور اوصاف حمیدہ کے یہ وصف بھی بیان کیا گیا ہے جو تمام اوصاف کی جان ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ ترجمہ اسکا یہ ہے کہ تمہاری پیدائش (اے محمدؐ) بہت بڑے خلق پر ہوئے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ خلق کی بیحد خوبیاں تھیں اور ہیں۔ اسکے صحیح طور پر پتہ چلتا ہے کہ یہ بڑی عمدہ بات ہے اور حسن خلق وہی ممتاز اور شاندار شئے خداوند عالم نے بنایا کہ حضور سرور عالم کے اوصاف میں شمار ہوا۔ انشاء اللہ۔ خود حضرت رسول مقبول صلعم نے حسن خلق کی فضیلت میں جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اوسکو انشاء اللہ آئندہ نمبر۲ میں جوالہ قلم کروں گا۔

زمانہ موجودہ کے نونہال و نوجوانان وطن کے اخلاق کا نمونہ فی الحال ایسی بدشکل صورتوں میں پیش نظر ہے کہ جس کے کہنے سے اکثر تو اس قدر ناخوش ہوں گے جو اکثر معذور ہیں گا ہے ماہے وطن میں ملجاتے تھے یا آئندہ ملیں گے تو سلام کرنا بھی نصیب نہ

چھوڑ دینگے اور اگر موقع ہاتھ آجائے گا تو راستہ کاٹ کر دوسری طرف کا رخ کر دیں گے کہ سلام ہی کرنے سے بچ گئے کیونکہ قصبے کے اکثر لوگ پرانے فیشن کے لوگ ہیں اور بمقابلہ موجودہ تعلیم یافتہ کم پڑھے لکھے ہوئے ہوں گے۔ نہ تو ان کے پاس بی۔ اے کا کوئی سارٹیفکٹ ہے اور نہ ایم۔ اے یا کوئی دوسرے اعلےٰ درجہ کی ڈگری۔ باعتبار عہدہ بھی ممتاز نہوں گے اور نہ ہمعصر ہوں گے پھر ان کو سلام کرنا اور ان سے جھک کر ملنا یا انکی بزرگی و وقعت کا خیال کرنا اور کچھ توقیر و عزت کرنا خلاف مزاج و تہذیب موجودہ کے اعتبار سے سخت توہین (پوزیشن) کے خلاف ہے اور یہ آزادی ہر شخص کے دماغ میں سما گئی ہے عام اس سے کہ عزیز قریب ہیں یا غیر نوجوانان قصبہ ذاتی تجربہ اس دور میں اس سے زائد مشاہدے کا منظر بن چکا ہے اور اس قدر بد اخلاقی کا اثر روز بروز بڑھ رہا ہے کہ دور کے اعزا و اقربا، تو ہیں لائق تعظیم و تکریم نہ سمجھے اپنے قریب عزیز بھی اسی زد میں آجاتے ہیں اور اگر اس بزرگ عزیز نے ازراہ محبت و اخلاص اس بے اعتنائی دیدہ و دانستہ پر توجہ کی اور خدانخواستہ جواب طلب کیا تو پہلی غلطی اس بزرگ کی ہے جس نے اس فعل کو قابل توجہ خیال کیا کیونکہ زمانہ موجودہ کی تہذیب میں یہ امر قابل گرفت نہیں ہے بلکہ نظر انداز کرنا نہ صرف مستحسن بلکہ واجب ہے انشاء اللہ آئندہ نمبر میں چند حدیثیں و اقوال بزرگان خوش خلقی کے ثبوت میں پیش کروں گا۔ اور نیز اسی قصبے کے بزرگ ہستیوں کا طریقہ اور خوش خلقی کو جو چشم دید واقعی ہیں ان کو دکھلاؤں گا۔ اور وہ بزرگ ہستیاں صرف راقم الحروف کے خاندان کی نہ ہوں گے بلکہ قصبے بھر کے خاندانوں سے ان کا تعلق یکے بعد دیگرے ہوگا۔ اسوقت میرا روئے سخن نہ کسی خاص شخص کی طرف ہے اور نہ کسی نامہ نگار کے مضمون سے خاص طور پر نکتہ چینی منظور ہے۔

بقیہ مضمون صفحہ ۴

اور تمام جسم میں بیمن بیمن دانوں سے بھی اذیت ہے باری تعالےٰ رحم فرمائے اور حامد حسن صاحب کو جلد صحیح و تندرست فرما کر اعزہ کو

شفا عطا فرمائے۔

(۴) منشی اظہر صاحب بی۔ اے، ایڈوکیٹ۔ ایم ایل۔ اے (ناظر محلہ) کو اسطرف بخار آگیا تھا مسہل دوا سے۔ بخار کی تیزی میں کمی ہو گئی ہے۔ نقاہت ہے اللہ تعالےٰ صحیح و تندرست فرمائے۔

(۵) چودھری محمد اسمٰعیل (چودھری محلہ) کے بھی پھنسیاں اسفل حصہ جسم میں نکلنا سنا گیا ہے جن کی تکلیف سے بیٹھنے میں تامل ہوتا ہے بعض پھنسیوں نے چھوٹے پھوڑے کی شکل اختیار کر لی ہے کہ پلسٹر باندھنے سے کیفیر ورت ہوئی۔ خداوند تعالےٰ چودھری صاحب کو جلد صحت عطا فرمائے۔

(۶) منشی یوسف حسن صاحب (کوٹھی محلہ) کو شدید اسہال کی شکایت ہو گئی۔ بے انتہا نحیف ہو گئے ہیں خداوند کریم موصوف کو جلد صحیح و تندرست فرمائے۔

(۷) منشی علی احمد (قاضی گڑھی) کے متعلق معلوم ہوا کہ ملیریا میں مبتلا ہیں لرزہ کیساتھ بخار شدید آرہا ہے۔ ڈاکٹری علاج ہے۔ اللہ تعالےٰ جلد اُن کو صحت عطا فرمائے۔

(۸) منشی احترام علی علوی (ناظر محلہ) کے متعلق سنا ہے ملیریا میں مبتلا ہو گئے ہیں بجلی باریاں آئیں۔ خداوند کریم جلد تندرست فرمائے

(۹) والدہ مولوی نظم الدین حیدر (مولوی محلہ) کے پیر میں پھنسیاں نکل آئیں ہیں جسکی وجہ سے انکو سخت اذیت ہے اور پیر متورم ہو گیا ہے۔ خداوند کریم موصوفہ کی تکلیف جلد رفع فرمائے۔

انتقال ۔ یہ خبر سندیلہ کی ایک تحریر سے انتہائی رنج و افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ مسٹر اشتیاق علی صاحب ایم۔ بی۔ ای سندیلوی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (پنشنر) (جن کا تعلق کاکوری سے بھی ہے) کے بڑے صاحبزادہ مسٹر اشفاق علی جونیئر سول سرجن تھے بمقام جبلپور انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ہم کو اس حادثہ میں مرحوم کے والدین سے دلی ہمدردی ہے اور مرحوم کی جوانا مرگی پر بہت افسوس ہے اللہ تعالےٰ مرحوم کو غریق رحمت اور ضعیف والدین اور دیگر اعزہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

خدنگِ نظر

(از قادری احمد محسن رضا علوی)

شب کا نصف سے زیادہ حصہ گذر چکا تھا چاند کی روشنی روشندان میں سے چھن چھن کر سامنے کے آئینہ پر پڑ رہی تھی۔ ٹائم پیس اپنی پوری رفتار کے ساتھ مصروفِ عمل تھی۔ فضا پُرسکون تھی۔ گاہے ماہے ٹِڈی کی آواز مہرِ سکوت کو توڑ کر خوابِ غفلت کے متوالوں کو کروٹ بدلنے پر مجبور کر دیتی تھی۔ چراگاہوں کے کتوں کی آواز دور سے سنائی دے رہی تھی۔ مکان کے عقبی جانب جو سڑک تھی اُسپر مکمل سناٹا تھا۔ اُسکی مسہری کے دائیں ہاتھ پر قدِ آدم تصویر کا عکس اُس آئینہ پر پڑ رہا تھا جو کہ چاند کی روشنی سے متاثر ہو کر حیرت کے ساتھ کبھی غافل مسافر کو دیکھتا تھا اور کبھی اپنی خوش نصیبی پر نازاں ہوتا تھا ——!

یکایک اُس کی آنکھ کھل گئی۔ آئینہ کے عکس نے آنکھوں میں چکا چوند پیدا کر دی۔ گھبرا کر بستر سے اُٹھا۔ سرہانے کی کھڑکی بند کر دی۔ برقی لیمپ روشن کر کے سگرٹ جلائی اور آئینہ کے ساتھ طفلانہ حرکتوں میں مصروف ہو گیا۔ سگرٹ کا گُل گرانے کے واسطے بائیں طرف جھکا تو آئینہ میں قدِ آدم فوٹو کا عکس نظر پڑا۔ بال بنے ہوئے۔ فرنچ کٹ داڑھی اور چہرے پر ضعیفی کے آثار نمایاں۔ آنکھوں میں حلقے اور سیدھی آنکھ کے کنارے بچپن کی چوٹ کا ہلالی نشان۔ یونیورسٹی کلر اور اُسکے بٹن ہول پر کشیدہ کا "ع۔ ی۔ ہ" ——!!

کہنے کو تو صرف تین حروف۔ دیکھنے کو کشیدہ کاری کا ایک ادنیٰ نمونہ لیکن جاننے والے کے حق میں خدا جانے وہ کون سی کہربائی قوت تھی جس نے اپنے مقناطیسی اثر سے اُسکے قلب میں ہیجان روح میں ارتعاش اور خیالات میں ہنگامہ بپا کر دیا۔ وہ اُٹھ بیٹھا۔ آئینہ کو دیکھتا رہا۔ پھر پلنگ سے اُتر کر چہل قدمی میں مصروف ہو گیا۔ ایک رنگ آتا تھا اور دوسرا اسکی جگہ لینے کو تیار۔ سانس کبھی تیز ہو جاتا اور رفتار بھی۔ بیادِ وقائع پروازِ خیال کی ہم رکاب ہو جانے پر رواں تھی۔ ٹائم پیس سے نگاہیں چار ہوئیں۔ ابھی طلوعِ سحر میں وقفہ مدکار تھا۔ دوبارہ پلنگ پر آیا اور ناگاہ خوابِ غفلت نے تھپکیاں دیں۔ سرگرداں

مسافر عالمِ خیال سے فضائے خیال کی طرف راہی ہوا ——!!

آبادی سے دور کسی ویرانہ کے نزدیک ایک اجنبی مقام پر پُرفضا باغ میں جابجا خوبصورت روشوں کے ذریعہ چمن بندی کی گئی ہے وسطی قطعہ میں سرسبز چمن کے سامنے ایک فوارہ ہے۔ اُس کا رنگین پانی سنگِ سفید و سُرخ کے مرکب حوض میں نہایت متانت کے ساتھ فضائے بسیط کو اپنے روحانی نغموں سے مترنم کر رہا ہے۔ روش کے کنارے جابجا رنگ برنگ گملوں میں انواع و اقسام کے گلدستے اپنی بھینی بھینی خوشبو اور دلکش مہک سے اس باغِ ارم کو طبلۂ عطار بنا رہے ہیں ——!

قدرت کے رموز سے واقفیت ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں ہے لیکن سخن شناس کا ادراک اس مصوری سے فائق ہو رہا ہے۔ فطرت اپنے قدردانوں سے خراجِ تحسین وصول کرنے کے سینکڑوں ڈھب جانتی ہے۔ چشمِ بصیرت درکار ہے۔ نیچر کے صحیفے زبانِ حال سے اپنی صناعی پر نازاں ہیں "قدرِ گوہر شاہ داند یا بداند جوہری" اُس سے رہا نہ گیا۔ قریب ترین گملے کے سامنے جو پُشت دار بنچ تھی اس کے ایک سرے پر بیٹھ گیا۔ ابھی سیری نہ ہوئی اپنی جگہ سے اُٹھا۔ گلدستہ کے قریب پہونچا اور اس پھول کو توڑنا چاہا جس کی رنگینی اور شیرینی نے اُسے اپنی جگہ چھوڑنے پر مجبور کیا تھا ——!!

للچائی ہوئی نظروں اور پُرشوق انگلیوں سے اس پھول کی طرف بڑھا ہی تھا کہ دفعتاً شاخ میں حرکت ہوئی۔ اور گوہرِ مقصود اُسکے دامنِ مراد پر آ گرا۔ سخت حیرت انتہائی سراسیمگی مگر غیرمعمولی جسارت کے ساتھ اس نے پھول کو اپنی دونوں ہتھیلیوں میں مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیا۔ کبھی وہ پھول کو دیکھتا کبھی اسکی نگاہ گلدستہ پر پڑتی کبھی سی آہٹ یا پتوں کی کھڑکھڑاہٹ سے چونکنا ہو کر دائیں بائیں مڑ مڑ کر دیکھتا ہوا وہ اپنی جگہ پر دوبارہ آیا ——!!!

بنچ پر بیٹھتے ہی پھول اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گرا۔ اور تمام پنکھڑیاں اوراقِ پریشاں کی مانند میز پر پھیل گئیں۔ زیادہ تر اپنی غفلت اور بیشتر اس عدیم النظیر کیفیت سے متاثر ہو کر اس سے

تمام پنکھڑیوں کو یکجا کرنے کی نیت سے ایک ایک پتی کو چھیا۔ ایک پنکھڑی کو سونگھنے کی غرض سے ناک کے قریب تر کیا تو اس پر کچھ عبارت نظر آئی۔ خوف و حیرت کے ساتھ بغور نظر جمائی تو مختلف پنکھڑیوں پر ارواح محفوظ کے چند نقوش دکھائی پڑے۔ وہ سراسیمہ ہو گیا کہ ماجرا کیا ہے۔ یہ باغ ہے یا کوئی طلسم۔ یہ پھول ہے یا کسی ساحر کی ستم ظریفی۔ یہ تفریح ہے یا قید ہوس کا عبرتناک انجام ——— !!!

اب کانپتی ہوئی انگلیوں۔ تھرتھراتے ہوئے ہاتھ اور سہمے ہوئے دل کے ساتھ اس نے ایک پنکھڑی کو دوبارہ اٹھایا " تصویر حیات کا اولین رخ " از منہ گذشتہ کی تلخ یاد۔ عہد طفلی کی کلفتوں کا مختصر افسانہ اور شفیق ماں کا سایہ سر سے اٹھنا وغیرہ وغیرہ کا دفتر پارینہ اس کے پیش نظر ہے ——— !

تمنائے شوق میں نقش ثانی۔ دور شباب کیلئے " با تصویر حیات کا دوسرا رخ " نظر آیا۔ عہد طفلی کا الھڑپن۔ عرصہ حیات کے نو آموز اور ناتجربہ کار مسافر کی قدم قدم پر مشکلات۔ اعزہ و قریب کی غفلت غریب الوطنی کی صعوبتیں۔ ناہنجاروں کے پیچ، اور کسی حسن مجسم کی ریشہ دوانیاں نگاہوں کی سحر آفرینی اور ع۔ ی۔ ہ۔ کا تصور۔ اس کی ہر ادا میں جاذبیت ہر حرکت حامل موسیقی جس کا حصول کام آرزو اور جس سے بعد باعث تعطل ——— آہ کس قدر قیامت خیز تھی وہ ساعت جب نگاہ اولین نے خرمن ناز کے شہ پارے کو اسیر پیچ و دام کر لیا ——— !!!

تیسری پنکھڑی کیطرف ہاتھ بڑھایا کسی نے دور سے للکارا۔ خبردار محبت کی قربانگاہ پر جنس عشق کی دیوی خلوص و صداقت کی آرزومند ہے۔ گر اشک کا ہار دیوی کے گلے میں ڈال اور بقیہ عمر کو اس کے آستان ناز کی جبیں سائی پر وقف کر دینے کے لئے آمادہ ہو جا ——— "

یہ آواز کس کی تھی۔ ہوش و حواس خطا ہو گئے۔ ادھر ادھر نظر دوڑائی۔ سامنے کوئی نظر نہ آیا۔ پنکھڑی کو دوبارہ اٹھانے کی نیت کی۔ گھبراہٹ کے ساتھ میز پر ہاتھ مارا تو وہ پھول غائب تھا۔ تکیہ میں سر گشتیدہ کے ابھرے ہوئے " سویٹ ڈریم " پر انگلیاں ہیں۔ شام ہیں میں ۶ بج کر ۴۰ منٹ آ چکے ہیں۔ گلشن خیال فنا ہو گیا۔ طلسم ہوشربا حرف غلط کی طرح مٹ چکا آئینہ اپنی قدیم ہیئت کے ساتھ ٹکٹکی باندھے ہوئے ع۔ ی۔ ہ۔ کے حامل کو اپنی آغوش میں لیئے بدستور محو حیرت ہے ——— !!!

---

۴۴ بقیہ مضمون صفحہ

" ۲۲ ربیع الثانی کی محفل صبح میں نسبت چشتیت کا ہنگامہ اسی تعلق سے ہر سال رونما ہوتا ہے۔ "

چونکہ امسال عرس بیچ ایام میں پڑا کوئی تعطیل نہ تھی اس لئے سال گذشتہ کے مقابلہ میں عام مجمع کے علاوہ اکثر معتقدین اور متوسلین تکیہ شریف کا طلبہ بھی شریک نہ ہو سکے۔

لنگر کی تقسیم حسب دستور تینوں دن برابر تمام قصبہ کے علاوہ میلہ میں بھی ہوتی رہی قوالوں کی چوکیاں بھی بہت تھیں اور ہر چوکی کو ایک ایک دو دو بار محفلوں میں اپنی سامع نوازی سے اہل دل و اہل ذوق حضرات کو محظوظ کرنے کا موقع ملا۔ درگاہ کی روشنی حسب دستور خوب تھی۔

حضرات سجادہ کے علاوہ منتظمین عرس و میلہ نے زائرین وغیرہ کے آرام و آسائش کا خاص طور پر خیال رکھا تھا اور روڈ کا زائرین کو بھی ہر امکانی امداد و سہولت پہونچائی۔ باوجود بارش کے میلہ کی چہل پہل کم و بیش ایک دن بعد تک رہی۔

عرس کا زمانہ ہمارے قصبہ میں خاص چہل پہل کا ہوتا ہے۔ ان ایام میں ارباب وطن سے یکجائی و تبادلہ خیالات و ملاقات کا موقع ملتا ہے۔

گذارش

اخبار کا سال ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو ختم ہو چکا بیشتر ناظرین کا چندہ (جن کے نام اخبار شروع اشاعت جا رہا ہے) ہنوز وصول نہیں ہوا، امید ہے کہ بذریعہ منی آرڈر روانہ فرما کر مشکور فرمائیں گے۔ وی پی میں ہر آنہ کا نقصان ہوگا

المعلن منیجر کاکوری اخبار

وطن کی خبریں

نوٹ: دوستوں، احباب اور سب اہل وطن سے جو باہر ہوں خواہ وطن میں گزارش ہے کہ اپنے یہاں کی کل اندراج خبریں اور اطلاعات دفتر میں روانہ کر کے مشکور کرتے رہیں

(ایڈیٹر)

موسم: ۲۰ جون کے بعد بارش یکم جولائی تک نہیں ہوئی۔ اس درمیان میں اکثر گرمی و حبس کی وجہ سے تکلیف رہی۔ یکم جولائی کو بعد دوپہر دفعتاً گہرا ابر آیا اور پانی خوب برسا جس سے کچھ ٹھنڈا ہو گیا جب پانی برستا ہے یا ہوا چلتی ہے تو گرمی و حبس کی تکلیف نہیں ہوتی۔ روزانہ تو نہیں دوسرے تیسرے بارش ہو جاتی ہے۔ فضا میں اکثر ابر محیط رہتا ہے۔ موسمی حالت کے متعلق جو پیشین گوئی کی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے صوبہ متحدہ میں موسلادھار بارش ہوگی۔ اللہ تعالےٰ نقصان سے محفوظ رکھے۔

آب وہوا: فصلی بخار کی شکایت کے ساتھ اب برسانی پھنسیوں کے نکلنے کی بھی شکایات سنی جاتی ہیں۔ اللہم احفظنا۔

جدید مجسٹریٹی: ہم کو یہ سنکر بڑی مسرت ہوئی کہ قاضی راشد علیخاں عباسی بی۔ اے۔ رئیس اعظم و چیرمین ٹاؤن ایریا کاکوری کو گورنمنٹ نے آنریری مجسٹریٹی درجہ سوم کے اختیارات فی الحال ایک سال کے لئے عطا فرمائے ہیں۔ ہم قاضی صاحب کو اس اعزاز پر ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ وہ پبلک میں مزید ہر دلعزیزی حاصل کریں اور گورنمنٹ انکے کام سے خوش و مطمئن رہے کہ اور اعزازات کے مستحق قرار پائیں۔

کامیابی امتحان: حسب ذیل طلبہ کی کامیابی کی اطلاع ملی ہے ہم طلبہ اور ان کے سرپرستوں کو مبارکباد دیتے اور آئندہ کی کامیابی کیلئے دعا کرتے ہیں:- (۱) مونس حسین علوی (تاڑتلہ) ایف۔ اے۔ فائنل (۲) مصطفےٰ علی عباسی (قاضی گڑھی) انگریزی مڈل (۳) حسن کمال عباسی (قاضی گڑھی) انگریزی مڈل

صحت و علالت: (۱) ہم کو یہ سنکر تردد ہوا تھا کہ قاضی ولی حیدر خان عباسی کے پیر میں گرنے سے شدید چوٹ آگئی تھی اور گہرا زخم ہو گیا تھا جس سے وہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے تھے۔ اب یہ دریافت کر کے کہ شفائی جراح کے علاج سے افاقہ ہے۔ اطمینان ہوا خدا کرے کے انکی بقیہ تکلیف بھی جلد دفع ہو۔

(۲) قاضی اشتیاق علیخاں عباسی صاحب کا مزاج بفضلہ تعالےٰ رو بصحت ہے اور کمزوری بھی بتدریج دفع ہو رہی ہے قوت عود کر رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ جلد بالکل صحیح و تندرست فرمائے۔

(۳) مولوی ضیاء الدین حیدر عباسی صاحب کو معلوم ہوا کہ گذشتہ دنوں میں شدید بخار لرزہ کے ساتھ آیا تھا۔ پھر جگر کی خرابی کا سبب بھی تھا۔ اب بفضلہ تعالےٰ اچھے ہیں صرف خفیف ضعف ہے۔ خدا کرے کہ وہ بھی جلد دفع ہو۔

(۴) نواب عبدالکریم خانصاحب تعلقدار شاہ آباد جو ربیع الاول میں حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ کے فاتحہ میں شرکت کے لئے آئے تھے شدید بخار وغیرہ میں مبتلا ہو گئے تھے یہیں مقیم رہکر علاج کرتے رہے اب بفضلہ تعالےٰ سکون ہے لیکن ضعف بہت ہے۔ باری تعالےٰ بالکل صحیح و تندرست فرمائے۔

علالتیں (۱) مولوی احمد حسن علوی، بی، اے ہیڈ ماسٹر شیخ سعدی ہائی اسکول کو بخار تو نہیں ہے لیکن ان کا دیرینہ مرض گلے کی تکلیف کا دورہ اب اسقدر جلد جلد ہو رہا ہے جس سے ان کو بہت دکھ ہے اور نقاہت بڑھ رہی ہے۔ اسقدر کمزور ہو گئے ہیں کہ چلنے پھرنے میں تامل ہوتا ہے خداوند کریم جلد شفائے کلی عطا فرمائے

(۲) بابو شیو نرائن (محلہ کانستھان) کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ احتراق خون کی شکایت ہو گئی ہے بکثرت پھنسیاں نکل آئی ہیں۔ جسکی وجہ سے انکو تکلیف ہے۔ لکھنؤ کے کسی مشہور طبیب کا علاج ہے باری تعالےٰ بابو صاحب کی تکالیف جلد دفع فرمائے۔

(۳) مولوی حامد حسن علوی (شیخ سعدی محلہ) کے متعلق اورنگ آباد کی تحریرات سے معلوم ہوا کہ زخم سے مواد ابھی تک کافی مقدار میں خارج ہو رہا ہے۔ بخار بھی رہتا ہے غذا تقریباً کچھ نہیں ہے ضعف بے انتہا ہو گیا ہے۔ پیٹ میں نفخ کی تکلیف رہتی ہے۔ زخم کے اندمال کی بظاہر ابھی کوئی صورت نہیں پیدا ہوئی ہے (بقیہ مضمون صفحہ ۴)

ریویو

انشاء خطوط نویسی:- رسالہ خطوط نویسی کا دوسرا حصہ ہے۔ پہلا حصہ عرصہ ہوا شایع ہو چکا ہے جس میں انشاء پردازی کے متعلق آسان قاعدے مع نمونہ خطوط اور مضمون نویسی کے متعلق ضروری ہدایات مع خاکے کے مندرج تھے۔ اس حصے کا معیار کسیقدر بلند ہے۔ جماعت سوم و چہارم کے طلبہ کے لئے زیادہ کارآمد و مفید کتاب ہے مرتبہ منشی مشیر احمد علوی القادری "ناظر" بی۔ اے کاکوروی ملک کے مشاق مضامین نگار و انشاء پرداز ہیں جو تعارف کے محتاج نہیں۔ لکھائی چھپائی صاف ستھری ہے۔ ۲۰×۲۶/۱۶ تقطیع پر چھپی ہے۔ انوار بکڈپو لکھنؤ سے مل سکتی ہے۔ حصہ اول ۱۱ر۔ حصہ دوم ۱۲ر

خواتین کی انشاء:- مرتبہ محترمہ خاتون علوی، کاکوروی کی پہلی کوشش ہے اور ہر طرح پر کامیاب کہی جانے کی مستحق۔ بچیوں کے لئے یقینی مفید و کارآمد کتاب ہے خصوصیت یہ ہے کہ اس کتاب میں جتنے بھی خطوط نمونہ کے طور پر پیش کئے گئے ہیں وہ سب عورتوں ہی کے لکھے ہوئے اور انہیں کی زبان میں۔ لڑکیوں کے لئے کافی معلومات کا ذخیرہ اکٹھا کیا گیا ہے جن کو بغور پڑھ کر بہ آسانی خطوط نویسی آسکتی ہے یقین ہے کہ خواتین اور لڑکیاں اسے استفادہ حاصل کریں گی چھوٹی تقطیع پر تقریباً سو صفحات کی کتاب ہے۔ لکھائی چھپائی صاف ہے ۱۲ر میں انوار بکڈپو، لکھنؤ سے مل سکتی ہے۔

غریب: مختصر مگر خوبصورت سائز پر ہمارے وطن کے ہونہار نوجوان منشی محمد عارف بی۔ اے نے اپنی زمانہ طالبعلمی کے چار دلچسپ اور سبق آموز طبعزاد افسانے جنکے عنوان "غریب"، "قربانی"، آزادی، مزدور ہیں شایع کئے ہیں۔ افسانوں کی زبان صاف سلیس ہے اور خیالات نفیس و پاکیزہ ہیں ۲ر میں الناظر بک ایجنسی و انوار بکڈپو سے جو صاحب چاہیں خرید سکتے ہیں۔

رسالہ نکہت:- یکم جولائی ۱۹۳۶ء سے ہمارے نوجوان سرگرم عمل ہموطن مسٹر محمد عارف علوی بی۔ اے نے لکھنؤ سے بچوں کے لئے ایک ماہوار رسالہ کا اجرا کیا ہے جس کا پہلا پرچہ ہمارے پیش نظر ہے پرچہ کی لکھائی ۴۴ چھپائی صاف، کاغذ عمدہ، ٹائٹل خوشنما ہے ترتیب مضامین میں بچوں کے مذاق و دلچسپی کا لحاظ کافی طور پر رکھا گیا ہے۔ مضامین کی زبان بھی آسان ہے تاکہ بچے بآسانی سمجھ سکیں۔ بچوں میں ادبی و علمی ترقی بڑھانے اور مضمون نگاری کا ذوق پیدا کرنے کے لئے یہ نہایت مفید ہے لکھنؤ و کاکوری کیلئے سالانہ سالانہ چندہ ۱۲ بیرونجات کیلئے۔ مینیجر رسالہ نکہت، نظیر آباد، لکھنؤ سے خریداری وغیرہ کے متعلق خط و کتابت کیجئے۔

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

نمبر مقدمہ

بعدالت جناب مولوی امیر احمد صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ اول مقام کاکوری ضلع لکھنؤ

کرشن بہاری لال نابالغ بولایت مسماۃ سومتی ساکن محلہ رانی کٹرہ شہر لکھنؤ — مدعی

بنام

مسماۃ سیہورا عرف سوبھدرا بائی بیوہ جواہر لال رستوگی ساکن محلہ کھاری ٹولہ تھانہ چوک شہر لکھنؤ — مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت سمجھوتہ موضع موری سدمار ۱۳۴۱ف لغایتہ ۱۳۴۳ف کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ بائیس ۲۲ ماہ جولائی ۱۹۳۶ء بوقت سات بجے دن کے بمقام کاکوری اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دعویٰ کی کرو اور تم کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر تم بہ تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔

تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۶ ماہ جون ۱۹۳۶ء

مہر عدالت — دستخط حاکم بخط انگریزی

یونائیٹڈ انڈیا پریس میں باہتمام سید توسل حسین پرنٹر طبع ہوا اور دفتر کاکوری اخبار، مولوی محلہ دلال (الی) کاکوری سے سید محمد مشیر الدین نے شایع کیا۔